امانت ودیانت کی عظمت وفضیلت اور اس کا اجر وثواب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ، عَرَضَ الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ،(فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ)[١]، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَدَّى الْأَمَانَةَ وَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ إِلَى جَمِيعِ الْأَنَامِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ.

أَمَّا بَعْدُ: فَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ، وَأَدُّوا أَمَانَتَكُمْ، بِذَلِكَ تَسْمُو مَكَانَتُكُمْ، وَتَعْلُو مَنْزِلَتُكُمْ، قَالَ تَعَالَى:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)[٢].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ رب العزت عزّوجلّ نے امانت ودیانت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے(إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا)[٣]، بے شک اللہ تعالی تم لوگوں کو اس کا حکم فرماتا ہے کہ امانتوں کو انکے حقداروں تک پہونچادو یقیناً اسلام میں امانت داری کی بہت زیادہ عظمت واہمیت ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور امانت میں خیانت کرنے سے ڈرایا ہے چنانچہ ارشاد ہے :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ)[٤]

---

(١) الأحزاب: ٧٢.
(٢) الأنفال: ٢٩.
(٣) النساء: ٥٨.
(٤) الأنفال:٢٧

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے ساتھ بے وفائی اور غداری نہ کرنا اور نہ ہی جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کرنا، پس جو بندہ دوسروں کا حق ادا کرتا ہے اور امانت داری کرتا ہے تو وہ دین ودنیا میں کامیاب رہتا ہے خدائے ربّ العالمین نے ایسے بندوں کی یوں تعریف کی ہے :(وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا)[۱] اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا جس پر اللہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب اللہ تعالی اسکو بڑا اجر عطا فرمائے گا، اور جو آدمی دوسروں کا حق دباتا ہے اور امانت و دیانت پر قائم نہیں رہتا ایسا شخص دونوں جہان میں ناکام ونامراد ہوتا ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک بندے کو لایا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تم اپنی وہ امانت ادا کرو (جس میں تم نے خیانت کی تھی) وہ عرض کرے گا کہ یا اللہ! اب میں کس طرح اسے لاکر ادا کروں، اب تو دنیا ختم ہو چکی ہے؟ پھر اس کی امانت کی شکل وصورت جہنم میں اس کو دکھائی جائے گی اور وہ اسی دن والی کیفیت میں ہوگی جس دن یہ امانت اسے سپرد کی گئی تھی (تو وہ اسے دیکھ کر پہچان لے گا) اور اس کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگے گا یہاں تک کہ اسے پکڑ لے گا پھر اسے اپنے کندھوں پر لادے گا (اور جہنم سے باہر نکلنے کی کوشش کرے گا) یہاں تک کہ جب وہ یہ گمان کرے گا کہ وہ جہنم سے نکل چکا ہے تو وہ بوجھ اس کے کندھے سے گر پڑے گا[۲] (یہ سلسلہ چلتا رہے گا اور وہ امانت لیکر جہنم سے نہیں نکل سکے گا) امانت میں خیانت انتہائی حساس اور خطرناک معاملہ ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ اس سے پناہ مانگا کرتے اور امت کی تعلیم کیلئے یوں دعا کیا کرتے: « أَعُوذُ

(۱) الفتح: ۱۰.
(۲) شعب الإيمان: ٤٨٨٥.

بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ»(١) (یا اللہ) میں خیانت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بہت بری اندرونی خصلت ہے، رسول اکرم ﷺ نے ایمان اور امانت کے درمیان مضبوط تعلق بیان فرمایا ہے چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب بھی امانت داری کے بارے میں ہم سے خطاب فرماتے تو یہ جملہ ارشاد فرمایا کرتے: «لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ»(٢)، اس شخص کا ایمان کامل نہیں جسکے اندر امانت داری نہیں اور اس شخص کا دین کامل نہیں جسکو اپنے معاہدے کا پاس ولحاظ نہیں، پس وعدہ خلافی اور بدعہدی مؤمن کی شایان شان نہیں نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ»(٣)، امانت داری مَردوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری ہوئی ہے یعنی یہ ان کی فطرت کا عنصر اوران کی مردانگی کا حصہ ہے اور یہ کامل شرافت اور پاکیزہ اخلاق کا تقاضا ہے چنانچہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن لوگوں سے خطاب کیا جس میں یہ ارشاد فرمایا جس شخص نے امانت ادا کی اور لوگوں کی عزت پامال کرنے سے اپنے کو بچائے رکھا تو وہ بندہ واقعی مرد ہے(٤).

اللہ کے امانت دار بندو! امانت داری کا مفہوم بہت وسیع ہے اور اس کا دائرہ بہت کشادہ ہے پس اس میں تمام دینی ودنیوی امور اور وہ تمام اقوال وافعال داخل ہیں جن کو باری تعالی

---

(١) أبو داود: ١٥٤٧، والنسائي: ٥٤٦٨ وابن ماجه: ٣٣٥٤..
(٢) أحمد: ١٢٧١٨.
(٣) متفق عليه.
(٤) الزهد والرقائق لابن المبارك والزهد لنعيم بن حماد: ٦٩٥.

نے لازم کیا ہے اور بندوں پر بطور امانت واجب کیا ہے[١]، چنانچہ عبادات بھی امانت ہیں پس مؤمن بندے پر لازم ہے ان کی پابندی کرے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نماز امانت ہے وضوء امانت ہے وَزن امانت ہے ناپ تول بھی امانت ہے اور سب سے بڑی امانت لوگوں کے اموال اور ان کی رکھی ہوئی امانتیں ہیں[٢]. اسی طرح فیملی اور خاندان بھی امانت ہے آدمی پر اس کی حفاظت اور اس سے متعلق ذمہ داریوں کی ادائیگی لازم ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: «إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، أَحفِظَ أَمْ ضَيَّعَ، حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»[٣].. بلا شبہ اللہ تعالی ہر نگراں اور ذمہ دار سے اس چیز کے متعلق پوچھ گچھ کرے گا جس کا اسکو نگراں بنایا ہے کہ آیا اس نے اسکی حفاظت کی یا اسکو ضائع کردیا حتی کہ آدمی سے اسکے اہل خانہ کے متعلق بھی پوچھ گچھ کرے گا اسی طرح باہمی مجلسیں بھی امانت کا درجہ رکھتی ہیں ان میں ہونے والی خفیہ باتوں کو چھپانا آدمی پر ضروری ہے جب دو لوگ اللہ کی امانت و حفاظت کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو اس میں ان دونوں کیلئے بھی اور دوسروں کیلئے بھی بھلائی ہوتی ہے پس ان میں کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے وہ اپنے ساتھی کی ایسی بات ظاہر کرے جس کا ظاہر ہونا اسے ناپسند ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: «الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ»[٤]، مجلسیں امانت داری کے ساتھ ہوتی ہیں ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے: «إِذَا حَدَّث الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ

(١) تفسير القرطبي: ١٢/١٠٧.
(٢) شعب الإيمان: ٤٨٨٥.
(٣) صحيح ابن حبان: ٤٤٩٣.
(٤) أبو داود: ٤٨٦٩.

ثُمَّ الْتَفَتَ، فَهِيَ أَمَانَةٌ»[1]. جب آدمی کسی سے اپنی بات کہے پھر مجلس سے چلا جائے یا مطلب یہ ہے کہ وہ احتیاطًا اِدھر اُدھر دیکھے اور اس کے انداز سے محسوس ہو کہ وہ اپنی بات کو راز رکھنا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اس کی یہ بات راز اور امانت ہے، ڈیوٹی اور نوکری بھی امانت ہے آدمی پر لازم ہے وہ اپنی ڈیوٹی میں جان توڑ کر محنت کرے اور اس کی ادائیگی میں اپنے رب کی قدرت ونگرانی کا احساس رکھے ایسے ہی عوام کا مال ایک امانت ہے جس آدمی کے پاس یہ امانت رکھی جائے یا جسکو کسی کا مال ملے اس پر اس کی حفاظت واجب ہے پھر اسے اسکے مالکوں کو واپس کرنا لازم ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: «أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ»[2]. اس شخص کی امانت ٹھیک ادا کردو جس نے اسے تمہارے سپرد کیا ہے یا اللہ! ہمیں امانتوں کی حفاظت اور وعدے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنے اپنے ملکوں کے تئیں وفادار اور مخلص بنا نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جنکی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) أبو داود : ٤٨٦٨، والترمذي: ١٩٥٩.
(٢) أبو داود : ٣٥٣٤، والترمذي: ١٢٦٤.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ.

امانت کی حفاظت اور اس کی ادائیگی کرنے والو! یہ وطن ان تمام لوگوں کے کندھوں پر ایک امانت ہے جو اس کی سرزمین پر سکون کی زندگی گذار رہے ہیں خواہ وہ یہاں کے باشندے ہیں یا پھر یہاں مقیم ہیں اللہ تعالیٰ نے امانت ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے ،(فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ)[1] پس جس کے پاس کوئی امانت رکھی گئی ہے وہ اپنی امانت ادا کر دے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

وَطَنِي الْعَزِيزُ أَمَانَةٌ فِي عَاتِقِي ** وَلَهُ الْوَفَاءُ عَلَيَّ فَرْضٌ وَاجِبُ

مَنْ رَامَ شَرًّا فِيهِ بَاءَ بِمَكْرِهِ ** هُوَ خَاسِرٌ فِي دَارَيْهِ وَخَائِبُ

دَامَتْ إِمَارَاتِي أَمَانًا آمِنًا ** السَّعْدُ وَالنُّعْمَى حِبَاهَا الْوَاهِبُ

میرا وطن عزیز میرے کندھے پر امانت ہے اس کے ساتھ وفاداری مجھ لازم وواجب ہے * جو شخص اس کے ساتھ برائی اور بدخواہی کرنا چاہے گا وہ اپنے مکروفریب میں ناکام ہوکر واپس ہوگا اور وہ دونوں جہان میں ناکام ونامراد ہوگا * میرا امارات ہمیشہ امن واماں کا گہوارہ بنا رہے خدائے کریم اس ملک کو سعادت مندی اور نعمتوں سے مالا مال کرے *

---

(١) البقرة ٢٨٢.

یہ وطن بلا شبہ آباء واجداد کی سرزمین ہے انہوں نے بڑی جانفشانی کے ساتھ اس کی بنیاد رکھی اور اپنے خون پسینے سے اس کی تہذیب وتمدن کو فروغ دیا چنانچہ اس خاکِ وطن پر لوگوں میں قلبی تعلق پیدا ہوگیا اور اس کی تعمیر وترقی میں سب کی قربانیاں یکجا ہوگئیں پس جس شخص نے امانتِ وطن کی حفاظت کی اور اس کی مدبر قیادت کے تئیں اخلاص ووفاداری کا مظاہرہ کیا حکمرانوں کی ہدایات کو سنا اوران پر عمل کیا ایسے شخص نے امن وامان قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کردیا اور سب کے جان ومال کی حفاظت کرلی اور زندگی تو در حقیقت وطن میں امن وامان ہی کا نام ہے اور اپنی زندگی اور معیشت میں استحکام واسٹبلٹی کا عنوان ہے

اللہ کے نیک بندو! وطن کے ساتھ امانت داری کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی خدمت میں جان کی بازی لگادیں، اس کے استحکام اور اس کی سربلندی کے خواہشمند رہیں اس کی ترقی کی راہوں میں محنت کریں اور ہر اس انتہا پسندانہ سوچ کو مسترد کردیں جس کا نتیجہ تعمیر کی بجائے تخریب اور اتفاق واتحاد کی بجائے انتشار تفریق ہے

امانتداری اور وفاداری کرنے والو! اپنے اقوال وافعال میں وطن کے تئیں ہمیشہ اپنی امانت داری کا شعور رکھو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے دلوں میں اپنی حکومت کی محبت ووفاداری کے بیج بوتے رہو ان کے سامنے وطن کی تاریخ اس کی عظمت اور اس کے کارناموں کو بیان کرتے رہو اور انہیں یہ بتاتے رہو کہ اتحاد میں طاقت اور حفاظت ہے جبکہ انتشار میں عذاب اور ہلاکت ہے اسی طرح اخلاص کے ساتھ اپنے ربّ سے وطن کیلئے یوں دعا کرتے رہو: (رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ

آمِنًا)[1]، اے میرے رب! اس شہر کو امن وامان والا بنادے، اور ہم میں سے ہر ایک اس کے ساتھ خیانت اور غداری سے بچتا رہے بلا شبہ جو شخص امانت میں خیانت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں بھی اور بروز قیامت بھی رسوا کردے گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ، فَقِيلَ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ»[2]، جب اللہ تعالی قیامت کے دن تمام اَوَّلین اورآخِرین کو جمع فرمائے گا تو ہر خائن اور غدار کیلئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا پس کہا جائے گا یہ فلاں ابن فلاں کی خیانت ہے ،یعنی امانت میں اس کی خیانت اور اس کی دغابازی کی نشانی ہے۔ یا اللہ! ہم خیانت سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ یہ بہت بری پوشیدہ خصلت ہے یا کریم! اس وطن کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرما اور اس کو اپنی حفاظت اپنی امانت اپنی رعایت اور اپنی ضمانت میں قائم ودائم رکھ، وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّ عِبَادًا لَكَ قَدْ أَوْفَوْا بِعُهُودِهِم، وَأَدَّوْا أَمَانَاتِهِمْ، وَأَخْلَصُوا لِوَطَنِهِمْ وَقِيَادَتِهِمْ، فَنَوِّرْ يَا رَبِّ بَصَائِرَهُمْ، وَأَسْعِدْهُمْ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ، وَاجْزِهِمْ جَزَاءَ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا، وَاجْعَلْهُمْ فِي غُرُفَاتِ الْجَنَّةِ آمِنِينَ.

---

(١) إبراهيم: ٣٥.
(٢) مسلم: ١٧٣٥.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى، وَصِفَاتِكَ الْعُلَى؛ أَنْ تُكْرِمَ بِأَوْفَى الثَّوَابِ وَأَجْزَلِهِ، وَأَحْسَنِ الْجَزَاءِ وَأَعْظَمِهِ؛ مَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، وَلِمَنْ عَمَرَهُ بِعِبَادَتِكَ وَذِكْرِكَ، طَلَبًا لِمَرْضَاتِكَ، وَالْفَوْزِ بِجَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَاصْرِفْ عَنْهَا شَرَّ الْأَشْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا قَهَّارُ، وَعُمَّ اللَّهُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ، وَالْمَحَبَّةِ وَالِاطْمِئْنَانِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّد بْن زَايِد وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَالشَّيْخَ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

عِبَادَ اللَّهِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ* وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾[1] فَاذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. **﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ﴾**[2]. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) النحل: ٩٠-٩١.
(٢) العنكبوت: ٤٥.